



# بکریوں کی افزائش

(بکریاں پالنا)



لائیوستاک سیکٹر کی ترقی و خوشحالی کے لیے کوشش  
 ڈائریکٹوریٹ آف کمینیکیشن اینڈ ایکسٹیشن  
 مکملہ لائیوستاک اینڈ ڈیری ڈولپمنٹ، پنجاب، لاہور

16 کوپر روڈ لاہور نون نمبر: 042-99201120  
 Email: [livestock.lit.pb.gov@gmail.com](mailto:livestock.lit.pb.gov@gmail.com)  
[dcelivestockpunjab@gmail.com](mailto:dcelivestockpunjab@gmail.com)  
 Website: [www.livestock.punjab.gov.pk](http://www.livestock.punjab.gov.pk)

2021

ناشر:

ڈائریکٹوریٹ آف کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

لائیوٹاک اینڈ ڈری ڈولپمنٹ

پنجاب، لاہور

چیف ایڈیٹر:

ڈاکٹر آصف رفیق

ڈائریکٹر کمیونیکیشن اینڈ ایکسٹینشن

ڈاکٹر شاقب نوید بٹ

ڈپٹی ڈائریکٹر

ڈاکٹر یاسر محمود

اسٹرنٹ ڈائریکٹر کمیونیکیشن

سب ایڈیٹر:

ڈاکٹر یامنگ

لکپوزگ، ڈیرا مدنگ: عتیق الرحمن گل

پرنٹر:

عمرانٹ پرائزز umarenterpriseslhr@gmail.com

## تعارف:

فوائد کے لحاظ سے پاکستانی بکریوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک قسم تو محض گوشت کے لئے پالی جاتی ہے جس سے ضمنی پیداوار کے طور پر کچھ بال بھی حاصل ہوتے ہیں لیکن ان بالوں کی کوئی خاص اقتصادی اہمیت نہیں ہوتی دوسری قسم دودھ دینے والی بکریوں کی ہے جس میں بیتل، دائرہ دین پناہ اور ناچی مشہور ہیں۔ دودھ اور گوشت کے علاوہ کئی ملکوں میں بکریاں لشم کے لئے پالی جاتی ہیں جس سے کسی حد تک اقتصادی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے لشم کے لئے ”انگورا“ نسل کی بکریاں مشہور ہیں جو ترکی، امریکہ اور جنوبی افریقہ کے ممالک میں بڑے پیمانے پر پالی جاتی ہیں۔ اس لئے اقتصادی لحاظ سے یہ زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہیں۔

بکری غریب کی گائے کھلاتی ہے اور جو لوگ گائے بھیں پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے، دودھ کی گھر بکری ضروریات پوری کرنے کے لئے بکری پال لیتے ہیں کیونکہ بکری کے دودھ میں پائی جانے والی چکنائی کی شرح عورت کے دودھ کے برابر ہوتی ہے اور چکنائی کے ذرات کی جسامت گائے اور بھیں کے دودھ کے ذرات کی جسامت سے کم ہوتی ہے اس لئے بکریوں کا دودھ بچوں کی نشوونما اور مریضوں کی بحالی محت کے لئے نسبتاً مفید رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بکری کا گوشت بھیڑ کے گوشت کے مقابلے میں زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ پاکستان میں بکریوں کی عمده نسلیں موجود ہیں، جو مختلف پہاڑی اور میدانی علاقوں کے موسم کی مناسبت سے وہاں کے موسم کی شدت کو با آسانی برداشت کر سکتی ہیں اور علاقوں کی تقسیم کے لحاظ سے وہاں موجود آب و ہوا میں بخوبی نشوونما پانے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

”پاکستان لحمیاتی کمیٹی“ کی سفارشات کے مطابق ایک شخص کو یومیہ اوسط 46 سے 48 گرام لحمیات درکار ہوتی ہیں۔ جن میں سے 27.4 گرام حیوانی لحمیات پر مشتمل ہونی چاہئیں لیکن یہ مقدار اس وقت تقریباً 17 گرام دستیاب ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں لحمیات کی مقدار 80 سے 95 گرام فی کس روزانہ ہے جس میں سے 46 سے 65 گرام لحمیات جانوروں سے حاصل ہوتی ہیں اس کی کو پورا کرنے کے لئے ”بکریوں کی افزائش“ مثبت کردار ادا کر سکتی ہے۔

اکنامک سروے 2014 کے مطابق پاکستان میں 1644 ہزار میٹر کٹن گوشت پیدا ہوتا ہے۔ جس میں سے 657 ہزار ٹن گوشت بھیڑ اور بکریوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ٹیڈی بکریاں گوشت کی کمی کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر بکری پیداواری لحاظ سے بہترین خصوصیات کی حامل ہو،

دیکھ جمال اور خواراک کے نظام کو موثر بنایا گیا ہوا اور بیماری سے بچاؤ کا بھی مناسب بندوبست کیا گیا ہو تو یہ بکری سال میں اوسط 30 کلوگرام گوشت اپنے جوان بچوں کی صورت میں فراہم کرتی ہے۔ ادارہ تحقیقات افزائش حیوانات، بہادر نگر (اوکاڑہ) میں کی گئی تحقیق کے مطابق ٹیڈی بکریاں ساڑھے چار ماہ کی عمر میں جوان ہو جاتی ہیں اور سال میں دو دفعہ بچے دیتی ہیں 44 فیصد بکریاں ایک بچہ، 46 فیصد دو بچے اور 10 فیصد بکریاں تین بچے دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

## صوبہ پنجاب میں بکریوں کی مختلف نسلیں

### 1 بیتل

آبائی وطن: بیتل بکریاں پنجاب کے تقریباً تمام نہری علاقوں میں پائی جاتی ہیں خاص طور پر ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، لاہور، شیخوپورہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، سرگودھا، جہلم، گوجرانوالہ، گجرات، منڈی بہاؤ الدین اور سیالکوٹ کے اضلاع شامل ہیں۔

نسلی خواص: اس نسل کا رنگ سفید اور کا لدھبے کے چھوٹے چھوٹے داغنوں کا آمیزہ ہوتا ہے۔ جسم مضبوط گتھا ہوا اور جلد چھوٹے چھوٹے بالوں سے بھری ہوئی، سر بھاری اور چوڑی ناک ابھری ہوئی، لمبے چوڑے لکٹتے ہوئے کان، نر میں سینگ لمبے اور درمیانے جبکہ مادہ میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ ٹانکیں لمبی، مضبوط اور چھوٹی ڈم، ہوانہ بڑا، تھن خوبصورت اور لمبے اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ تقریباً 25 فیصد بکریاں ایک وقت میں 2 سے 3 بچے دیتی ہیں۔

### 2 بیتل چینی

آبائی وطن: یہ پنجاب کے اضلاع خاص طور پر ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، بہاولنگر، اور حیمیار خان میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

نسلی خواص: اس قسم کا رنگ سفید اور بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے داغنوں کا آمیزہ ہوتا ہے۔ جبکہ نر میں منہ اور کان گہرے بھورے اور مادہ میں ہلکے سفیدی مائل، جسم مضبوط گتھا ہوا اور جلد چھوٹے چھوٹے بالوں سے بھری ہوئی، سر بھاری اور چوڑی ناک، لمبے لکٹتے ہوئے کان، نر میں سینگ لمبے اور پیچ دار درمیانے جبکہ مادہ میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ ٹانکیں لمبی مضبوط اور چھوٹی ڈم، ہوانہ بڑا، تھن خوبصورت اور لمبے اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔

### 3 ناچی

آبائی وطن: یہ بکریاں صوبہ پنجاب کے اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، چشتیاں، ملتان، مظفرگڑھ لیاہ اور جھنگ میں پائی جاتی ہیں۔ ان بکریوں کی رقادانہ چال کی وجہ سے ان کا نام ناچی رکھا گیا ہے۔  
 نسلی خواص: یہ بکریاں درمیانے قد کاٹھ کی ہوتی ہیں ان کا جسم گتھا ہوا، رنگ عموماً سیاہ لیکن بعض میں سفید اور سیاہ دھبے دار، جلد کھر دری، درمیانے سر کے ساتھ مخڑوٹی ناک، چھوٹے سینگ، درمیانے کان اور چھوٹا ہوانہ اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ یہ بکریاں عموماً دو بچے دیتی ہیں نر اور مادہ کا اوسط وزن بالترتیب 48 اور 40 کلوگرام، نر کے جسم کی اوسط پیمائش انچائی، لمبائی اور سینے کی گولائی 60، 71 اور 75 سینٹی میٹر جبکہ مادہ کی 55 اور 67 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ اس نسل کو خاص طور پر دودھ اور گوشت کے علاوہ نمائش میں حصہ لینے کے لیے بھی پالا جاتا ہے۔

### 4 دائرہ دین پناہ

آبائی وطن: اس نسل کا آبائی وطن پنجاب کے اضلاع مظفرگڑھ اور ملتان ہیں۔ اس نسل کا نام دائرہ دین پناہ مظفرگڑھ کی ایک بستی کے نام پر رکھا گیا۔

نسلی خواص: ان جانوروں کا رنگ سیاہ، جسم مضبوط اور لمبے بالوں سے بھرا ہوا، قد لمبا، سر بڑا، ناک لمبی اور کھڑی، لمبے بل دار اور لٹکے ہوئے کان، کچھ جانوروں میں گردن کی اطراف میں زائد گوشت لکھا ہوا، موٹے اور لمبے 2-3 پیچے کھاتے ہوئے سینگ، ٹانکیں لمبی، دُم درمیانی اور چھوٹے کھدرے بالوں سے بھری ہوئی، تھن اور ہوانہ بھاری اور بڑا ہوتا ہے۔ اس بکری کا اوسط وزن 32 تا 42 کلوگرام تک ہوتا ہے۔ روزانہ دودھ کی اوسط پیداوار 2 لٹر جبکہ اچھی قسم کی بکریاں 5 سے 6 لٹر دودھ دیتی ہیں۔ ان بکریوں کا گوشت، بہت لذیز ہوتا ہے۔

### 5 ٹیڈی

آبائی وطن: یہ پنجاب کے اکثر اضلاع خصوصاً بھرات، جہلم، سرگودھا، راوی پنڈی اور آزاد کشمیر کے ملحق علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔

نسلی خواص: یہ بکریاں، بھوری، سفید، سیاہ، میاں یا پھر جسم پر انہیں رنگوں کا آمیزہ، قد چھوٹا، جسم گتھا ہوا، چھوٹے اور کھڑے کان، ابھری ہوئی ناک، چھوٹا سر، چھوٹے اور بل دار سینگ لیکن بغیر سینگوں والے جانور بھی موجود ہیں۔ بکروں کی عام طور پر داڑھی ہوتی ہے۔ چھوٹی اور مضبوط ٹانکیں، پچھلے پیچے گوشت سے بھر پور، ہوانہ درمیانہ، تھن چھوٹے اور مخڑوٹی، تقریباً 55 فیصد بکریاں جڑواں اور 10 فیصد تین پیچے دیتی ہیں۔ یہ بکریاں گوشت حاصل کرنے کے لیے پالی جاتی ہیں۔ ٹیڈی بکریاں بڑی چست ہوتی ہیں اور صحبت مند نظر آتی ہیں۔ یہ چھ سے آٹھ ماہ میں جوان ہو جاتی ہیں۔ بالغ مادہ اور نر کا اوسط وزن بالترتیب 20 سے 25 کلوگرام اور 30 سے 35 کلوگرام ہوتا ہے۔

## نکری

آبائی وطن: نکری بکریاں پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خاں اور راجن پور میں پائی جاتی ہیں خاص طور پر تحصیل جام پور اور راجن پور شامل ہیں۔

نسلی خواص: اس نسل کا رنگ سفید اور آنکھیں سرخی مائل ہوتی ہیں۔ جسم مضبوط گتھا ہوا اور جلد چمکیلی ہوتی ہے۔ سر درمیانہ اور ناک ابھری ہوئی، درمیانے لٹکتے ہوئے کان، نر سینگ اور بغیر سینگ کے ہوتے ہیں۔ ٹانکیں لمبی، مضبوط اور چھوٹی دُم، ہوانہ درمیانہ، تھن خوبصورت اور چھوٹے اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ تقریباً 50 نیصد بکریاں ایک وقت میں 1 سے 2 بچے دیتی ہیں

## باثرے کی تعمیر

جگہ اوپنی ہوتا کہ برسات میں بارش کا پانی اندر جمع نہ ہو یوں بکریاں بیماری سے محفوظ رہیں گی۔ باثرے آلبی گز رگاہ کے قریب ہوں تو سیالاب کے موسم میں پانی کی زد میں رہتے ہیں۔ باثروں کے قریب ساید اور درخت ہوں تو گری میں جانور سائے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ بکریوں کے لئے باثرے کچھے اور پکے دونوں قسم کے تیار کئے جاسکتے ہیں۔ عام قسم کے سرکنڈے اور بانس کے چھپر جن کی مٹی اور توڑی سے لپائی کر دی گئی ہو بکریوں کے لئے رہائش کا کام دیتے ہیں۔ کچھے باثرے کے لئے تین اطراف میں اینٹوں کی دیوار اور سامنے مناسب فاصلے پر اینٹوں کے ستون کھڑے کر کے اوپر ٹی آئرن اور ٹائلیں لگادی جائیں تو مضبوط رہائش بن جاتی ہے۔ چھپت پر ٹائلوں کی جگہ ایسپیٹا اس کی چادریں استعمال کی جاسکتی ہیں۔ چھپت کی ڈھلوان پیچھے کی طرف رکھی جائے تاکہ بارش کا پانی چھپت کے احاطے میں گرنے کی بجائے شیڈ کے باہر گرے۔ شیڈ کی اونچائی سات یا آٹھ فٹ ہو، باثرے ہوادار ہوں اور سرد یوں میں ان کے اندر دھوپ کا آنا ضروری ہے۔ باثروں کی چوڑائی کا رخ شالا جنوباً کھا جائے نیز سرد یوں میں بکریاں اور بچے ہواؤ کے سر دھمکوں سے محفوظ رہنے چاہئیں۔ سرد یوں کے موسم میں ستونوں کے درمیان کی جگہ کورات کے وقت ٹاٹ سے ڈھانپ دیا جائے اور دن کے وقت یہ ٹاٹ اٹھادئے جائیں تاکہ باثرے کے اندر دھوپ جاسکے۔ باثروں کے اندر پاکافرش ہو لیکن کچھے باثرے کی صورت میں دیواریں زمین سے دوفٹ تک پختہ ہوں تو بہتر ہے بچی دیواروں کو شیرخوار بچے چاٹتے رہتے ہیں اور یوں معده اور انٹریوں کے کرموں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک ٹیڈی بکری کیلئے کم از کم دس مرلچ فٹ اور

بڑی بیتل بکری کے لئے بارہ مرربع فٹ چھتی ہوئی اور اس سے دو گنگی کھلی جگہ جن کے لیے درکار ہوتی ہے۔ جن باڑوں میں گنجائش سے زیادہ بکریاں ہوں گی سر دیوں میں ان میں گندگی اور نی رہتی ہے۔ جن باڑوں میں ہوا کا گزر نہ ہو اور دھوپ نہ جائے وہاں نبی اور لقون ہوتا ہے۔ ایسے باڑوں میں مختلف بیماریاں مثلاً پلور و نمونیا کے جرا شیم پیدا ہو جاتے ہیں اور یوں شیر خوار بچے بیماری کا شکار ہو کر مر جاتے ہیں۔ پیشاب کے بخارات میں امونیا گیس کی موجودگی اور روشنداں اور کھڑکیاں نہ ہونے یا بند ہونے کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا باڑہ جات سے عدم اخراج شیر خوار بچوں کی آنکھیں متاثر کرتے ہیں اور شیر خوار بچے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ باڑوں میں تازہ پانی کے لیے ٹب اور خوراک کے لیے چار پانچ فٹ لمبی متحرک کھر لیاں فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سو بکریوں کے لیے بارہ سے پندرہ فٹ لمبا، ایک فٹ چوڑا، ہوانچ گہر اپانی کا حوض اور دس سے بارہ عدد کھر لیاں کافی ہیں۔

### مادہ بکریوں کا انتخاب و خرید

بکریاں صحت مند اور جوان (دو دانت) خریدی جائیں۔ تین چار ماہ کی حاملہ بکریاں زیادہ سود مند رہتی ہیں۔ ریوڑ میں اندھی، بانجھ، کمزور اور بوڑھی بکریاں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ ناکارہ اور بیمار ہوانہ کی بکریاں بھی معاشی لحاظ سے خسارے کا باعث بنتی ہیں۔ کمزور بکریاں جن کے پیٹ بڑھے ہوئے ہوں طفیلی کر مولوں کا شکار ہوتی ہیں۔ ایسی بکریاں خریدتے وقت احتیاط کرنی چاہئے۔ ٹیڈی بکریاں ویسے توہر جگہ دستیاب ہیں لیکن میدانی علاقوں میں پروش کے لیے میدانی علاقہ سے پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقہ میں پروش کے لیے بکریاں خوشاب، سرگودھا، چکوال، گجرات، جہلم، راوی پنڈی اور انک کی مختلف منڈیوں سے خریدی جائیں۔ منتخب شدہ بکریوں کا جسم گتھا ہوا، دیکھنے میں خوبصورت اور ہوانہ ہر قسم کی بیماری سے پاک ہونا چاہئے۔

### سماںڈ بکروں کا انتخاب

بکر اچھست، چالاک بھرے ہوئے جسم والا، رعب دار اور ہر عیب سے پاک ہونا چاہئے۔ ایسے بکرے میں جڑوں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔ تیس بکریوں کی نسل کشی کے لیے ایک بکرا کافی ہوتا ہے بکریوں کی آئندہ نسل میں ترقی کا دار و مدار داصل بکرے کی پیداواری خصوصیات پر ہوتا ہے۔ جسم کے تمام اوصاف یعنی ظاہری خدوخال اور پیداواری صلاحیتوں کا انحصار مرغوبیت اور ماحول پر ہوتا ہے۔ ان دونوں

اسباب میں سے کسی ایک کی غیر موجودگی سے متعلقہ جانور اپنی اصل پیداواری صلاحیتیں اجاگر کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ نسل کشی کے لئے بکرے سرکاری مویشی فارموں سے خریدے جائیں۔

### فارم پرلانے کے بعد بکریوں کی دلیکھ بھال

بکریاں خریدنے سے قبل باڑہ جات کی صفائی کروائی جائے۔ باڑہ جات کے اندر معمولی مقدار میں چونا بھی چھڑکا جائے تاکہ وہاں پر موجود جراحتیں کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ فارم شروع کرنے کے لئے بکریاں مختلف علاقوں سے خریدی جاتی ہیں۔ اس لئے ان میں مختلف قسم کی بیماریوں کا پایا جانا خارج از امکان نہیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ کرمی بیماریاں مالک کو زیادہ پریشان کرتی ہیں اس لئے بکریوں کو فارم پرلانے کے دو ہفتے کے اندر اندر کسی تشخیصی لیبارٹری سے ان کی میلنگیوں کا معاف نہ کرو اکرسفارش کردہ ادویات پلاٹی جائیں تاکہ بکریوں کے اندر ورنی کرم تلف ہو جائیں۔ اس کے بعد موسم کے لحاظ سے حفاظتی ٹیکے لگاؤئے جائیں تاکہ ان میں متعدد امراض سے بچاؤ کے لئے قوت مدافعت پیدا ہو جائے۔ نئی خریدی جانے والی بکریوں کو پہلے دس یوم تک کسی علیحدہ جگہ پر رکھ کر ان کی میلنگیوں کو لیبارٹری میں تشخیص کے بعد سفارش کردہ کرم کش ادویات پلانے کے علاوہ حفاظتی ٹیکے جاتے لگاؤئے جائیں اس کے بعد ان بکریوں کو فارم میں شامل کیا جائے۔

### نسل کشی

نسل کشی ایسا عمل ہے جس پر آئندہ نسل کا دارود مدار ہوتا ہے۔ مستقبل میں اعلیٰ پیداواری اوصاف کے حامل بچے حاصل کرنے کے لیے سانڈ بکرے بہترین پیداواری خصوصیات کا حاصل ہونا چاہئے۔ اگر بکرے کو سارا سال روپری میں چھوڑا جائے تو بکریاں سارا سال حاملہ ہوتی رہتی ہیں اور بچوں کی پیدائش ہر موسم میں جاری رہتی ہے۔ تجربات بتاتے ہیں کہ موسم بہار میں پیدا ہونے والے بچے مقابلاً زیادہ صحیت مند اور تندرست ہوتے ہیں اور شدید سردی کے دوران پیدا ہونے والے بچے زیادہ تر نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ بکریوں میں جنسی تحریک سارا سال رہتی ہے لیکن اکثر بکریاں مارچ، اپریل اور ستمبر، اکتوبر میں گرم ہوتی ہیں۔ اس لیے یہی وقت ان کی نسل کشی کے لیے بہتر تصور کیا جاتا ہے بکریوں میں حمل کا دورانیہ 146 سے 150 دن ہے۔ انہیں کیم جو لاٹی سے 15 ستمبر تک نہیں ملانا چاہئے تاکہ بچے شدید سردی میں پیدا ہو کر موت کا شکار رہوں۔ جنسی خواہش ظاہر کرنے والی بکریوں کا ملáp دن میں دو مرتبہ (صحح و شام) کروانا چاہئے۔ جس بکری کا ملáp شام کو ہوا سے اگلے دن صحح کو بھی ملانا چاہئے دو تین دن تک متواتر جنسی یہجان کا انہما کرنے والی بکریوں کو مزید ایک

مرتبہ ملایا جائے۔ نسل کشی کے موسم میں سانڈ بکرے کو صرف صبح اور شام کچھ دیر کے لئے بکریوں میں چھوڑنا چاہئے اور باقی تمام عرصہ ریوڑ سے علیحدہ رکھنا چاہئے ورنہ وہ نہ خود چراہی کرے گا اور نہ جنسی یہجان کا انہصار کرنے والی بکریوں کو چراہی کرنے دے گا سانڈ بکروں کی تعداد مطلوبہ تعداد سے زیادہ ہونی چاہئے تاکہ کسی ایک کی بیماری کی صورت میں نسل کشی کے لیے مسائل پیدا نہ ہوں۔ نسل کشی کے وقت بکریوں اور بکروں کی صحت اچھی ہوتی جڑواں بچوں کی پیدائش کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ پہلی مرتبہ ملاپ کرنے والی ٹیڈی بکری کی عمر کم از کم چھ ماہ اور وزن 14 کلوگرام اور بیتل دائرہ دین پناہ اور ناچی کی عمر کم از کم ایک سال اور وزن 32 کلوگرام ہوتی بہتر ہے کم عمر اور کم وزن والی بکری ملاپ کے بعد حاملہ تو ہو گی لیکن بچہ دیتے وقت مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اگر بکری صحیح و سالم بچہ دے بھی دے تو بچہ دینے کے بعد دوبارہ جنسی یہجان کا وقفہ بڑھ جائے گا جو کہ معافی لحاظ سے بکریوں کے مالکان کے لیے سودمند ثابت نہ ہو گا۔ ٹیڈی سانڈ بکر اعم میں دوسال اور تقریباً 30 کلوگرام جبکہ بیتل، دائرہ دین پناہ اور ناچی نسل کے بکرے کا وزن کم از کم 40 کلوگرام ہونا چاہئے۔

### حاملہ بکریوں کی دیکھ بھال

بکری کو خوراک کی کسی صورت میں کمی نہ ہوا و دوسری بات یہ ہے کہ جانور کو بیماریوں سے محفوظ رکھا جائے۔ خوراک کھلانے کا مقصد صرف پیٹ بھرنا نہیں ہوتا بلکہ خوراک کو غذائی لحاظ سے بھی دیکھا جائے آیا کہ کھلائی جانے والی خوراک سے جانور کی غذائی ضروریات بھی پوری ہو رہی ہیں یا کہ نہیں۔ حمل کے آخری ایام میں خوراک کی کمی کے باعث اس قاطع حمل بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو بکری کو جسمانی کمزوری، دودھ کی پیداوار میں کمی اور بچوں کا کم پیدائشی وزن جیسی صورتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس طرح زچہ و بچہ دونوں کی شرح اموات بڑھ جانے کا اندریشہ ہوتا ہے۔ خوراک میں نمکیات خصوصاً کلیشم، فاسنورس، کاپر اور آئیجوڈین کی کمی نہیں ہوئی چاہئے۔ ان کی کمی سے جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان کی کمی خوراک میں منزل کچھ شامل کر کے پوری کی جاسکتی ہے۔ جانور کو سخت گرمی اور سخت سردی سے محفوظ رکھا جائے سردیوں کی راتوں میں انہیں چھٹت کے بغیر باڑوں کی بجائے اوپنی چھٹت والے کمروں میں جن میں گندی ہوا کے اخراج کے لئے روشن دان موجود ہوں رکھا جائے کیونکہ بکری بھیڑ کی نسبت زیادہ سردی محسوس کرتی ہے اس لئے بھیڑوں کو ان سے علیحدہ رکھا جائے یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ جانور دسمبر کی راتوں کو بھی کھلے آسامان تلے پیٹھنا پسند کرتے ہیں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ انہیں سردی نہیں لگتی بلکہ ان کو بھی چھٹت تلے رکھنا

چاہئے تاکہ سردى سے بچاؤ میں استعمال ہونے والی طاقت کو محفوظ کر کے جانور کی نشوونما میں لا یا جاسکے۔ حاملہ جانور خاص کر جمل کے آخری ایام (20 دن) کے دوران وافر مقدار میں چ رائی میسر ہونے کے باوجود جسمانی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیٹ میں کم جگہ ہونے کی وجہ سے پوری خوارک نہیں کھاسکتے خوارک کی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے وند افراہم کرنا ہوتا ہے جو بڑی بکری کے لیے نصف کلوگرام روزانہ اور چھوٹی ٹیڈی بکری کے لیے 400 گرام کافی رہتا ہے۔ اس وند اپر اٹھنے والے اخراجات ضائع نہیں جاتے بلکہ زچہ و پچہ کی اچھی صحت اور دودھ کی زیادہ پیداوار کی صورت میں مالک کو اپس مل جاتے ہیں۔ حاملہ بکریوں کو جمل کے آخری ایام میں ریوڑ سے علیحدہ کر کے باڑوں میں رکھنا چاہئے تاکہ یہ آرام سے رہ سکیں اور اگر وند ادینا مقصود ہو تو علیحدہ آرام سے اپنا حصہ کھا سکیں کیونکہ جمل کے دوران قبض مضر صحت ہے اس لیے حاملہ بکریوں کو کوئی ایسی خوارک مثلاً جامن کے پتے نہیں دینے چاہئیں جو قبض کا سبب نہیں۔ برسمیں اور سینجی جیسے سبز چارے جو اپھارہ کا سبب بنتے ہیں حاملہ بکریوں کو کھلانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ اپھارے سے زچہ و پچہ دونوں کو نقصان پہنچنے کا اندریہ ہوتا ہے جو کہ ایک یا پھر دونوں کے لئے مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حاملہ جانوروں کو اسہال اور خونی پیچش جیسے امراض سے بھی بچانا چاہئے۔ حاملہ بکریوں کو زیادہ سفر نہیں کرنے دینا چاہئے بلکہ چ رائی کا انتظام باڑوں کے نزدیک کرنا زیادہ فائدہ مندرجہ رہتا ہے۔ خوارک کی تلاش میں سفر تھکان اور طاقت خرچ ہونے کی وجہ سے جانور کمزور ہو جاتا ہے اور نفع کی بجائے نقصان کا سبب بنتا ہے۔ اس طرح ریوڑ کی اجتماعی پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے بر عکس اگر حاملہ جانوروں کو باڑے کے قریب رکھ کر چ رائی بھم پہنچائی جائے تو یہ زیادہ سود مندرجہ رہتے ہیں۔ حاملہ بکریوں کے ہوانہ کو زخمی ہونے اور سوزش سے محفوظ رکھا جائے۔ ہوانے اور تھنوں کی حفاظت کے لئے کسی مضبوط کپڑے کا تھیلا تیار کر کے ہوانہ پر چڑھا کر رسی کے ذریعے باندھ دیا جائے تاکہ چ رائی کے دوران ہوانہ زخمی نہ ہو یا تھیلا رات کے وقت اتراد دینا چاہئے۔ ہوانہ کے زخمی ہو جانے یا زیادہ سوزش کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کرنا بہت ضروری ہے۔ مادہ بکری نے چونکہ آئندہ نسل کو برقرار رکھنا ہوتا ہے اس کا انحصار تند رست ہوانہ سے دودھ پیدا کر کے بچوں کو پالنے پر ہے۔ لہذا دوسری باتوں کے ساتھ ہوانہ کی دلیکھ بھال بھی بہت ضروری ہے۔ مالک کو علم ہوانا چاہئے کہ بکری کب بچدے گی تاکہ وہ خود اس کی نگہداشت کر سکے۔ جمل کا دورانیہ اوسط 150 دن ہے جس میں پانچ دن کی کمی یا بیشی ہو سکتی ہے۔ زیادہ ثانیم لینے کی صورت میں ڈاکٹر سے مشورہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ پچھے دینے کے وقت بکری کو دوسرے سب جانوروں سے علیحدہ رکھنا چاہئے تاکہ بکری کسی قسم کی مداخلت

سے محفوظ رہ سکے۔ زچگی کے عمل کے لئے علیحدہ ڈر بے جس کی لمبائی اور چوڑائی ٹیڈی بکری کے لیے چار مریع فٹ اور بیتل کے لیے چھ مریع فٹ کا انتظام کرنا چاہئے۔ یہ ڈر بے باڑے کے احاطے کے اندر ہی چھتی ہوئی یا غیر چھتی ہوئی جگہ پر موسم کے لحاظ سے لکڑی، بانس، جالی یا کپی اینٹوں کے بنائے جاسکتے ہیں۔ ان ڈر بوس کے استعمال کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ زچ کو دوسرا بکریوں کی مداخلت سے بچایا جا سکتا ہے اور دوسرے بکری اور پچے ایک دوسرے کو آسانی سے اپنالیتے ہیں اور اس طرح بچوں کو لاوارث ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ لاوارث ہونے کی صورت میں زچ و بچہ دونوں ہی مالک کے لیے دردرس بن جاتے ہیں اور اس طرح زچ کے ہوانہ سے دودھ نکلنے اور بچ کو دودھ پلانے کی ذمہ داری مالک کے سر پڑ جاتی ہے۔ یہ بات بھی عموماً مکھنے میں آئی ہے کہ بکری کا ایک تھن بڑا ہو جاتا ہے اور دوسرا چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اس کی دو وجہات ہیں ایک تو یہ اس کا علاج بر وقت کروانا ضروری ہوتا ہے اور دوسرے اپنے کا لگاتار ایک ہی تھن سے دودھ پینا لہذا دونوں تھنوں میں توازن قائم رکھنے کے لیے بچہ کو دونوں تھنوں سے برابر مقدار میں دودھ پلا یا جائے اور پچے کی ضرورت سے زائد دودھ تھنوں سے نکال لیا جائے۔

### نو زائیدہ بچوں کی دیکھ بھال

بکریوں کو زچگی کے بعد میمنوں کی ناک، منہ اور آنکھ سے جھلی وغیرہ صاف کر کے ان کے تھنوں میں پھونک ماریں۔ ہر ایک میمنے کی آنول کوناف سے ایک انچ کے فاصلے پر گردہ لگانے کے بعد قینچی سے کاٹ کر اس پر منکھ آئیوڈین لگادیں پھر بچوں کو ماں کے آگے رکھ دیں تاکہ ماں اپنے بچوں کو چاٹ لے زچگی کے تھوڑی دیر بعد بکری کے تھن اور ہوانہ کو صاف کر کے دونوں تھنوں میں سے چند دھاریں زمین پر ماریں اس کے بعد بچوں کو تھنوں سے بوہلی یکساں مقدار میں پینے میں مدد دیں۔ اگر بچے ایک سے زائد ہوں تو تمام بچوں کو بوہلی پینے کا موقع دیں۔ بوہلی بچوں کے پیٹ میں موجود مادہ کو صاف کرنے اور ان کے جسم میں یہاریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کا باعث نہیں ہے۔ اگر ایک بچہ ہوا رہنے پر کچھ بوہلی نیچ جائے تو اسے برتن میں نکال لیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ بکری کی بیانتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کے جسم اور ہوانہ کے سائز اور دودھ کی مقدار میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے پہلی مرتبہ بچ دینے والی ٹیڈی بکری اگر دو یا تین بچے پیدا کرے تو اس کے نیچے اتنا دودھ نہیں ہوتا کہ وہ اپنے بچوں کا پیٹ بھر سکے۔ علاوہ ازیں اس کچھ بکریوں میں دودھ پیدا کرنے کی استعداد دو یہے بھی کم ہوتی ہے جس سے اس سے پیدا ہونے والے دو سے زائد بچے بھوکے رہتے ہیں۔ ایسے

بچے دودھ چھڑانے کی عمر (120) دن تک بہت کم ہی پہنچتے ہیں۔ میکنے چوبیں لگھنے میں اپنے جسم کے وزن کا پندرہ سے بیس فیصد دودھ پی لیتے ہیں۔ جن بکریوں کا دودھ کم ہوان کے بچوں کو ایک ساتھ دودھ پلانے کی بجائے باری باری دودھ پلایا جائے۔ جب کوئی بچا تا دودھ پی لے کہ اس کی کوکھنہ ہی پیٹ کے اندر ہوا رہنے ہی پیٹ سے باہر لکی ہوئی ہو تو سمجھ لجھئے کہ اس بچے کی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ اس بچے کو ہٹا کر دوسرے بچے کو دودھ پینے کا موقع دیں اگر اس کی دودھ کی ضرورت اس کی ماں کے دودھ سے نہ ہو تو اسے ایسی بکری کا دودھ پینے کی اجازت دیں جس کے نیچے ایک بچہ ہے لیکن اس کے ہوانہ میں اپنے نیچے کی ضرورت سے زائد دودھ موجود ہو۔ ایسی بکری جس کے نیچے ایک بچہ یا زیادہ ہوں لیکن مر گئے ہوں اور ایک ہی بچہ زندہ ہو اپنے بچے کی ضرورت سے زائد دودھ پیدا کرتی ہے۔ اگر اس کا بچہ تمام دودھ پی لے تو وہ دست کا شکار ہو کر اپنی جسمانی توانائی میں کمی پیدا کرے گا اگر وہ اپنی ماں کا تمام دودھ نہ پی سکے تو اس کی ماں کے ہوانے میں بچنے والا دودھ سوزش پیدا کر کے ہوانہ کوتباہ کر دیتا ہے اگر یہ سوزش خطرناک قسم کی ہو تو بکری بخار میں بٹلا ہو جائے گی اور بعض اوقات اس کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ ذمہ داری منتظم پر ہے کہ وہ اپنے رویوں میں بچہ دینے والی بکریوں کے تھنوں میں موجود دودھ کو کس طرح استعمال میں لاتا ہے۔

سردیوں میں بچہ دینے والی بکریوں کے بچوں کے لئے پہلے دو تین دن زیادہ اہم ہوتے ہیں جو بکریاں سخت سردی میں رات کے وقت بچے دیتی ہیں ان کی دیکھ بھال مشکل ہو جاتی ہے اور یوں رات کو پیدا ہونے والے بچے نمونیا کا شکار ہو کر صبح مردہ پائے جاتے ہیں اس لئے بکریوں کا ملاپ کیم جولائی سے پندرہ ستمبر تک بندر کھا جائے اگر ناقص انتظام کی وجہ سے ان دونوں بکریاں حاملہ ہو گئی ہوں تو ایسی صورت میں جس رات کسی بکری کے بچہ دینے کا امکان ہواں رات کسی آدمی کی باڑے میں ڈیوٹی لگادی جائے اور ساتھ ہی باڑہ گرم رکھنے کے لیے ایکنیٹھی وغیرہ کا انتظام ہونا چاہئے اگر باڑے میں بکھلی ہو تو بچہ گھر کے اوپر دو دسوواٹ کے چار بلب جلا دینے جائیں۔ ماں اور بچوں کو بچہ گھر سے باہر نکالنے کے بعد دو ہفتے تک باڑے کے اندر رکھا جائے اس عرصہ میں میمنوں کو باڑے کے اندر مٹی نہ کھانے دی جائے۔ اگر باڑے میں جگہ صاف ہے اور فرش پر خشک گھاس یا پرالی وغیرہ کی بچھالی موجود ہے تو بچوں میں مٹی کھانے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات بچے کچے باڑے کی دیواریں چالا شروع کر دیتے ہیں ایسی صورت میں لکڑی کے دوفٹ اور بچے کھونٹے زمین میں مختلف مقامات پر گاڑ کرنک کے دوڑھائی لکوگرام وزنی ڈھیلوں میں سوراخ کر کے تار کے ذریعے کھونٹوں کے ساتھ زمین سے چھائچھائی پر لٹکا دیں۔ دو ہفتے بعد ماں اور بچوں کو باڑے کے نزدیک ہی چڑائی کے لیے بھیجا

جائے۔ کئی مالکان فارم بکریوں کے بچے دینے کے بعد بچوں کو باڑے کے اندر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی ماڈل کو چرانی کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ گرمیوں میں یہ عمل بچوں کے لیے نہایت ہی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں ایک تو دن بڑے ہوتے ہیں اور دوسرے گرمی کی شدت کی وجہ سے پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔ نوزائیدہ بچے دو دوہ بچے گھنٹوں میں ہضم کر لیتے ہیں اس کے بعد بھوک کی حالت میں وہ اپنا منہ ہر اس شے پر مارتے ہیں جو ان کے سامنے آتی ہے اور یوں وہ مٹی کھا کر معدہ اور آنتوں کے ورم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ایک تو ان کی ماڈل میں بچے گھنٹے بعد چرانی سے واپس آ کر انہیں دو دوہ پلاٹیں اور دوسرے ان کے لئے کسی برتن میں تازہ اور صاف پانی موجود ہونا چاہئے۔ بچوں کی پروش میں ایک موٹا سا اصول ذہن نشین کر لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ کم از کم پندرہ دن کی عمر تک بچے اپنی ماڈل کے ہمراہ رہنے چاہئیں۔ پیدائش کے پہلے پندرہ دن میں فالنور آختہ کر دیئے جائیں تو بہتر ہے جب بچے چار ماہ کے ہو جائیں تو ان کا دو دوہ چھٹرا کر نر بچوں کو مادہ بچوں سے علیحدہ رکھا جائے باڑے کے اندر پانی کے ٹب میں کم از کم ایک مرتبہ اتنا چونا ملایا جائے کہ پانی کا رنگ معمولی ساتبدی میں ہو جائے۔

### ناکارہ جانوروں کی چھانٹی

کسی فارم کی کامیابی کا دارو مدار اس فارم پر موجود بہتر صلاحیتوں کی حامل بکریوں پر ہے اگر بچوں کی پیداواری صلاحیت اپنی ماڈل سے کم ہو تو ظاہر ہے کہ بکرا جس کی یہ اولاد ہیں اچھی خصوصیات کا حامل نہیں ہے ایسے بکرے کو ریوٹ سے نکال دینا چاہئے۔ نسل کشی کے لیے بکروں کا انتخاب ایسے جڑواں بچوں میں سے کریں جن کی پیداواری صلاحیت ریوٹ کی او سط پیداواری صلاحیت سے بہتر ہو۔ اسی طرح ایسی مادہ بچوں کو ریوٹ سے خارج کر دیں جن کی پیداواری استعداد ریوٹ کی او سط پیداواری استعداد سے کم ہو۔ ایسے جانوروں کی بھی چھانٹی کر دی جائے جو لا غرہ ہوں اور ان کی بڑھوتری کی شرح کم ہو۔ بانجھا اور زیادہ عمر کی بکریوں کا رکھنا بھی مفید نہیں ہوتا۔ ایسی بکریاں جن کا ہوانہ خراب ہو یا حمل گرا دیتی ہوں یا کسی اور جنسی مرض میں متلا ہوں کو فروخت کر دینا چاہئے۔ جانوروں کی چھانٹی کی شرح جتنی زیادہ ہوگی اتنی ہی فارم پر موجود بکریوں میں پیداواری صلاحیت بہتر ہوگی اور یوں فارم سے مجموعی منافع زیادہ ہو گا۔

### بکریوں کی خوراک

بکریاں ایسے زرعی رقبہ جات پر پالی جاتی ہیں جہاں دوسرے پالتو جانوروں کی افزائش اقتصادی لحاظ سے سودمند

نہیں ہوتی ایسے جھاڑی دار قبے جو گائیوں اور بھینسوں کی چرائی کے لیے ناکارہ سمجھے جاتے ہیں وہاں بکریوں کے روپیڑ آسانی سے پالے جاسکتے ہیں۔ بکریاں عام چارے مثلاً بر سیم، جنتر، مکنی، جوار، باجرہ، روانجہ وغیرہ کے علاوہ جڑی بوٹیاں گھاس پھوس، درختوں کے پتے، کیکر اور جنڈ کی پھلیاں کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ہیں۔ دوسرے تمام جانوروں کی نسبت بکریاں چرائگا ہوں سے زیادہ فائدہ اٹھاتی ہیں کیونکہ بھیڑوں کی نسبت بکریاں کم غذائیت رکھنے والی زیادہ سخت خوراک کو بہتر طور پر خضم کر لیتی ہیں اس لئے انہیں بارانی اور پہاڑی علاقوں میں با آسانی خوراک میسر آجائی ہے۔ ٹیڈی بکریاں گھر کی بچی کچھی سبزیاں، گرے پڑے پتے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ کھا کر بھی پیٹ بھر لیتی ہیں بڑی بکریاں گھاس پھوس اور دیگر نباتات کو دودھ میں تبدیل کرنے کی اہلیت دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ رکھتی ہیں یہ گائیوں، بھینسوں اور بھیڑوں کے ہمراہ بھی چرائی کر لیتی ہیں اگر چرائگاہ میں وافر چارہ موجود نہ ہو تو انہیں باڑے میں مزید چارہ فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ گرمیوں میں سورج نکلنے سے پہلے اور سردیوں میں پتوں سے شبنم خشک ہونے پر بکریوں کو چرائگاہ میں بھیجننا چاہئے۔ چرائی اور سبز چارے کے علاوہ بکروں کو نسل کشی کے موسم میں اور بکریوں کو بچہ دینے سے پہلے اور دودھ دینے کے دوران ونڈے کی فراہمی ضروری ہوتی ہے۔ اس طرح بکریوں میں شرح زرخیزی بڑھتی ہے، بچے صحت مند ہوتے ہیں اور دودھ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

### بچوں کی خوراک

ابتداء میں بچوں کی خوراک صرف دودھ ہوتا ہے لیکن دو تین ہفتے کی عمر میں بچے سبز چارے اور ونڈے کو منہ مارنا شروع کر دیتے ہیں اس لیے اس عمر میں خوراک کھانے کی عادت ڈالنی چاہئے تاکہ یہ جلد پرواں چڑھ سکیں۔ خیال رہے کہ جب بچہ دودھ پیتا ہو تو پہلے دودھ پلایا جائے اور کم از کم نصف گھنٹہ بعد سبز چارہ کھلایا جائے تاکہ باقی غذائی ضروریات سبز چارہ پوری کرے۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جائے دودھ کی مقدار کم کرتے جائیں تاکہ چھ ماہ کی عمر میں یہ بچے مکمل طور پر سبز چارے اور ونڈے سے پیٹ بھر سکیں بچوں کو بھر پور خوراک فراہم کرنے سے ان کی نشوونما تیز ہوتی ہے اور جلد بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔

### بکریوں کے لیے نمک اور پانی کی اہمیت

پانی اور نمک بکریوں کی بنیادی ضرورت ہے بکریوں کو پیاسا بالکل نہیں رکھنا چاہئے اور انہیں ہر وقت تازہ

اور صاف پانی فراہم کرنا چاہئے۔ نمک ہاضمے میں مدد دیتا ہے اور صحت کو برقرار رکھتا ہے نیز نمک سے پیاس میں اضافہ ہوتا ہے اور جانور زیادہ پانی پیتا ہے جس سے دودھ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وافر مقدار میں نمک کھر لیوں میں موجود رہنا چاہئے تاکہ بکریاں حسب خواہش اسے چاٹتی رہیں۔

### سبر چارہ

ٹیڈی بکری کو روزانہ پانچ کلوگرام اور پھروری کو دو کلوگرام جبکہ بڑی بکری کو آٹھ کلوگرام اور پھروری کو چار کلوگرام سبر چارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر چراگاہ میں ضرورت کے مطابق چارہ موجود ہو تو انہیں مزید چارہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بصورت دیگر یہ کی شام کے وقت باڑے میں سبر چارہ اور ونڈا فراہم کر کے پوری کی جائے۔ چارے کے علاوہ بکریاں مختلف درختوں کی پھلیاں اور پستے بہت رغبت سے کھاتی ہیں اس لیے اگر بکریاں پالنے والے زمیندار اپنے رقبوں میں مناسب جگہ پر کیکر، بیری، شہتوت، جامن اور پیپل کے درخت لگالیں تو ان کی شاخ تراشی سے بکریوں کے لیے خوراک مہیا کی جاسکتی ہے اور جب درخت بڑے ہو جائیں تو ماکان کے لیے زیادہ آمدی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

### چارہ محفوظ کرنے کے طریقے

فصلوں کی پیداوار کا انحصار موئی حالات پر ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں موئی تبدیلیوں سے چارے کی فصل متاثر ہوتی ہے اور بکریوں کے لیے سارا سال سبر چارہ میسر نہیں ہوتا اس لئے جب چارہ وافر مقدار میں ہو تو اسے خشک کر کے یا خیرہ چارہ بنا کے محفوظ کر لیا جائے اور قلت کے دوران جانوروں کو کھلایا جائے۔

### خیرہ چارہ (سائیچ)

خیرہ چارہ تیار کرنے کے لیے فصل کو ایسی حالت میں کاٹیں جبکہ یہ عروج پر ہو۔ ایسے موقع پر چارہ جات غذائیت سے بھر پور ہوتے ہیں۔ خیرہ چارہ بنانے کے لیے چارے کو ٹوکے سے باریک کر کر چارے کو محفوظ کرنے والے گڑھے میں ڈال دیں اور اوپر سے پاؤں یا ٹریکٹر کے ذریعے اتنا دبائیں کہ چارے کے درمیان موجود ہوا خارج ہو جائے۔ اس کے بعد چارے کو پرالی سے ڈھانپ کر پلاسٹک شیٹ بچھانے کے بعد مٹی اور توڑی سے اس طرح لپائی کر دیں کہ کسی بھی طرف سے چارے میں ہو اداخل نہ ہو دو ماہ بعد چارہ جانوروں کو کھلانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے سبر چارے کو دو تین سال کے لئے آسانی سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ ایسے چارے کی غذائیت متاثر نہیں ہوتی اور جانور اس چارے کو شوق سے کھاتے ہیں۔

راش (ونڈا)

سبز چارے کے علاوہ بکریوں کو ونڈے کی فراہمی ضروری ہوتی ہے۔ نسل کشی کے موسم میں بکریوں اور نوجوان پھپٹوریوں کو ملاپ سے تین ہفتے قبل ونڈا فراہم کرنے سے ان میں جنسی خواہش شدت سے پیدا ہوتی ہے ایسی بکریوں میں حمل برقرار رکھنے اور جڑ والے بچے دینے کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ حاملہ سیندھی بکریوں کو بچہ دینے سے تین ہفتے اور دو بارہ ملاپ سے 20 سے 30 دن قبل اگر 400 گرام یومیہ فی بکری ونڈا فراہم کیا جائے تو ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے علاوہ ان میں شرح رخیزی اور بچوں کے پیدائشی وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح بڑی بکریوں (بیتل، ناچی، داڑھ دین پناہ وغیرہ) کو بچہ جننے سے 20 دن قبل اور 130 دن بعد جانور کی صحیح بحال رکھنے اور دودھ کی پیداوار کے لیے 500 گرام فی بکری روزانہ کے حساب سے ونڈا فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بکروں کی جسمانی حالت برقرار رکھنے اور نسل کشی کے اچھے نتائج کے لیے نسل کشی کے موسم (مارچ، اپریل اور ستمبر، اکتوبر) میں 500 گرام فی بکری یومیہ کے حساب سے ونڈا مہیا کیا جائے۔

### بکرے اور بکریوں کیلئے راشن (ونڈا) کے فارموں

درج ذیل میں بکرے اور بکریوں کیلئے راشن کے 10 اقسام کے مختلف فارموں لے بنادیئے ہیں فارم رحراست ان میں سے جو زرعی اجزاً امیسر ہوں ان کے مطابق اینے جانوروں کو راشن بنا کر کھلا سکتے ہیں۔

مقدار کلوگرام

01	01	01	01	01	01	01	01	01	01	نہ کھو دنی
100	100	100	100	100	100	100	100	100	100	میزان

چھوٹے بچوں کے لئے راشن (ونڈا) کا فارمولہ

کلوگرام	اجزاء
20	مکنی
32	پنے
30	چورگندم
15	کھل بخولہ
2.5	منزل بچھر
0.5	نہ کھو دنی
100	میزان

### خشک چارہ

ضرورت سے زیادہ بہتر چارے کو خشک حالت میں محفوظ کرنے کے لیے چارے کی فصل کو خشک موسم میں کاٹ کر دو تین دن تک دھوپ میں خشک کر لیں چارے کو خشک کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ تمام چارے کو کیساں دھوپ میسر آئے اور پتے ضائع نہ ہوں۔ چارے کو خشک کرتے وقت تنگی سے الٹتے رہیں۔ جب چارے میں نبی کی مقدار تین فیصد سے کم رہ جائے تو اسے گانھوں کی شکل میں محفوظ کر لیں۔ نبی کی مقدار معلوم کرنے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے سے خشک چارے کو گٹھے کی صورت میں دونوں ہاتھوں سے مروڑیں اگر یہ آسانی سے ٹوٹ جائے اور ٹوٹنے والے حصے پر نبی محسوس نہ ہو تو خشک چارہ تیار ہے۔

## بکریوں کی متعددی اور غیر متعددی بیماریاں

متعددی بیماریاں

### -1- انھر کیس (پھٹکی)

علامات: تیز بخار، پیشہ، کانوں کا ڈھلک جانا، دانتوں کا پیننا، اڑکھڑانا، زین پر گرنا اور شدت سے تڑپنا، مرنے پر منہ، ناک، پیشہ اور گوبر کے راستوں سے سیاہ رنگ کے خون کا اخراج جو جتنا ہیں۔

علاج: جانوروں کو حفاظتی ٹیکے سال میں ایک بار ماہ اگست میں لگوائیں۔ اکثر علاج کا موقع نہیں ملتا بیمار جانوروں کا علاج اینٹی بائیوکس کے استعمال سے مفید رہتا ہے۔ مرے ہوئے جانور کا پوسٹ مارٹم ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے گہرا گڑھا کھود کر اور چونا ڈال کر فون کر دینا چاہئے۔

### -2- انٹیر وٹا کسیما (انتڑیوں کا زہر)

علامات: بخار، اڑکھڑانا، جبڑوں کا چبانا، بعض اوقات اچھارہ، شدت حالت میں سر جھکنا، لرزہ اور تنفس کے دورے، پوسٹ مارٹم کرنے پر تین چوتھائی معدہ، انتڑیاں اور جگر خون سے بھرے ہوئے ملتے ہیں۔

علاج: بیماری کا حفاظتی ٹیکہ سال میں دو دفعہ نومبر، دسمبر اور مئی، جون میں لگوائیں سلفامیز تھیں 3/1/33 نیصد سلوٹن (15 تا 20 سی سی) 20 ملی لتر پانی ملا کر پلاسٹک اور 18 تا 12 گھنے کے وقفہ سے چار پانچ یوم تک پلاسٹک (حامله جانوروں کو بچ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے تک حفاظتی ٹیکہ ضرور لگوائیں۔)

### -3- کنٹی جیس کیپر ائن پلور نمو نیا (متعددی نمو نیا)

علامات: بخار، جانور کا جسم کو سمیٹ کر بیٹھنا، سانس لینے میں سخت دشواری، سانس لینے کے دوران چیخ کی آواز کا نکنا، جانور کا تیز تیز کھاننا اور جلد کمزور ہو جانا۔

علاج: سال میں ایک بار اکتوبر، نومبر میں حفاظتی ٹیکہ لگوائیں انجیکشن ٹرائی برسن 5-7 سی سی صبح و شام 5 یوم لگائیں۔

### -4- کنٹی جیس پسچول ڈر میٹا مٹس (منہ پکنا)

علامات: کھانے میں بے رغبتی، ہونٹوں پر چھالے جو بعد میں کھرند بن جاتے ہیں شدید حالت میں بخار اور جسم کے باقی حصوں پر بھی دانے نکل آتے ہیں۔

**علاج:** حفاظتی طبیکے سال میں دو مرتبہ اپریل اور اکتوبر میں لگاؤئیں۔ پوتاشیم پرمیانینیٹ 0.1 فنی صد مخلول سے ہونٹوں کے چھالوں کو صاف کریں۔ "جنشن والٹ" اور گلیسرین ملکر لگانے سے کھرند کے زخم مندل ہو جاتے ہیں۔ چونے کا پانی ایک حصہ، نوشادر کا سیر شدہ محلول ایک حصہ اور تیل سرسوں دو حصہ ملکر زخموں پر لگاؤئیں۔ بخار میں کمانیک کا ایک گرام کا ٹیکہ تین چار یوم تک لگاؤئیں۔

### 5- گوت پاکس (چچک)

**علامات:** تیز بخار، آنکھوں پر ورم، جسم پر چچک کے دانے جو بغیر بالوں والے حصوں پر زیادہ ہوتے ہیں شدید بیماری کی صورت میں دانے اندر ورنی اعضا تک پھیل جاتے ہیں جس سے جانور سانس لینے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔

**علاج:** بکریوں کو سال میں ایک مرتبہ مارچ، اپریل میں حفاظتی طبیکے لگاؤئیں اور بچوں کو تھنوں سے دودھ نہ پلاٹیں زخموں پر بورک ایسٹ کا مرہم لگاؤئیں اور بخار کی صورت میں کمانیک ایک گرام کا ٹیکہ روزانہ 4 تا 6 دن لگاؤئیں۔

### 6- پی پی آر (کاٹا)

بھیڑ کریوں کا انہائی مہلک مرض جس کا جملہ موسم بر سات میں زیادہ ای خشک اور سرد و موم میں بھی ہو سکتا ہے۔ جوں جانور کی عمر بڑھتی ہے اس مرض کے جملے کے امکان بڑھ جاتے ہیں نیز چھوٹی عمر کے جانوروں میں مرض انہائی مہلک ہے۔ یہ مرض جانور کی پچالی، کھریوں، پانی، گور، آنکھ، منہ اور ناک کی رطوبت سے پھیلتا ہے۔

**علامات:** اس مرض کی علامات ماتا/واہ سے ملتی جلتی ہیں۔ تیز بخار، ناک سے گاڑھا مواد جو کہ بعد میں بدبودار ہو جاتا ہے۔ خشک جلد، گاڑھے آنسو، آنکھوں میں سوزش اور پیپ ملے مواد کا اخراج، آنکھیں جڑی ہوئیں، منہ، ناک کی جھلی کی سوزش اور انداز نہانی کی سوزش، منہ سے رالیں، بھوک نہ لگانا، سانس لینے میں دشواری، چھینکیں، پانی کی کمی، نمونی، دست، اسقاط حمل، اچانک درجہ حرارت میں کمی اور موت اس مرض میں شرح اموات 100 فیصد تک ہو سکتی ہے۔

**احتیاطی تدابیر و علاج:** حفاظتی طبیکہ سال میں ایک مرتبہ لگاؤئیں، بہتر رہائش، موگی اثرات سے بچاؤ۔ اس مرض کا کوئی علاج نہ ہے البتہ موقع پرست جراشیوں اور کرموں کے خلاف ادویات دینے سے شرح اموات میں کمی کی جاسکتی ہے۔ نظام تنفس کو موقع پرست بیکٹریا سے بچانے کیلئے Chlortetracycline یا Oxytetracycline کی سفارش کی جاتی ہے۔

## کرمی بیماریاں

### بیرونی کرم

علامات: جسم پر کچھ بھلی اور جلن، جانور کا جسم کو گڑنا، کمزوری، بعض کرنوں کی وجہ سے جسم پر زخم ہو جاتے ہیں۔

علاج: خارش والی جگہ پر سلفر آئل یا نو گان لوشن 1 فیصد رکائیں۔ اگر پورا یوٹ متناہر ہو تو نو گان 1 فیصد کے محلوں سے نہلا کئیں۔ دوائی کو ہمیشہ کمپنی کی دی گئی ہدایات کے مطابق استعمال کریں، باڑے کو پیٹی سائیڈ ادویات کا سپرے ویٹرزی ڈاکٹر کے مشورے سے کریں۔

### اندرورنی کرم

#### 1- جگری کرم

علامات: جگر اور پتے کی نالی میں سوزش، اگر کرم تعداد میں زیادہ ہوں تو پتے کی نالی بند ہو جاتی ہے اور جانور کو ریقان ہو جاتا ہے۔ دیگر علامات میں خون میں کمی، شکستہ قوت مدافعت، جوڑوں پر درم اور جبڑوں کے نیچ پانی کا جمع ہونا شامل ہیں۔

علاج: زینل اور سٹامپیکس میں سے کوئی ایک دوائی ویٹرزی ڈاکٹر کے مشورے سے پلاسٹیک، کھڑے پانی کے قریب بکریاں نہ چڑائیں۔

#### 2- پھیپھڑوں کے کرم

علامات: بد پضمی، کھانی، ناک سے لیس دار طوبت کا اخراج، سانس لینے میں دشواری، نمو بیا، خون میں کمی، جسمانی کمزوری اور اسہمال۔

احتیاطی تدا بیہر و علاج: دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دیں، بکریوں کو خشک چراگاہ میں بھیجیں نہ ورم، نیما فیکس اور نیبال میں سے کوئی ایک دوائی پلاٹی جاسکتی ہے۔

#### 3- گول کرم

علامات: جانور میں روز بروز کمزوری، موک، ہاضمے کی خرابی اور خون کی کمی، جانور کے جسم کے بال گرنے لگتے ہیں۔

علاج: جانور کے فضلہ کے نمونے نے لیباڑی میں ٹیسٹ کرانے کے بعد سٹامپیکس، رینٹال وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

## -4 کدو دانے

علامات: کرموں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں ہاضمے کی خرابی، خون کی کمی، موک اور بعض اوقات جگری کرموں سے ملتی جلتی علامات، میگنیوں میں ان کرموں کے حصے بھی خارج ہوتے ہیں۔  
علاج: دیہیزی ڈاکٹر کے مشورے سے کرم کش ادویات پلائیں۔

## غیر متعددی بیماریاں

### -1 بدہضمی

علامات: کھانے میں بے رغبتی، سستی، ہمنہ سے پانی بہنا، پیٹ کا سخت ہونا اور ہوا کا بھر جانا، پیٹ میں درد۔  
علاج: چھوٹے پچوں کو ہاضمے والا مکپھردن میں تین بار تین سے چار بڑے چیچی، بڑے جانوروں کو شامک پاؤڑر 10 گرام صبح و شام پانی میں حل کر کے یا گڑ میں ملا کر کھلانیں۔

### -2 درقوچ لخ

علامات: پیٹ میں شدید تکلیف، جانور کا پیٹ کو اکٹھا کرنا اور درد کی شدت کے باعث کبھی ٹانگوں کو سکیڑنا اور پھیلانا، درد کی وجہ سے آوازنکانا (ہونگر)  
علاج: ہاضمے والی مکپھر کے علاوه شامک پاؤڑر میں سالٹ میگنیشیا اور کلورل ہائیڈریٹ ملا کر پلانے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔ شدید درد کی صورت میں بسکو پان کا ٹیکہ لگوانیں۔ پیشاپ کی رکاوٹ میں ڈائی یور یک کمپھر پلاپیں یا لیکیس کا ٹیکہ لگوانیں۔

### -3 اپھارہ

علامات: پیٹ میں ہوا کا بھر جانا، سانس میں دشواری، شدید حالت میں دمگھٹ کر مر جانا۔  
علاج: سرسوں کے تیل میں تارپین کا تیل اور کلورل ہائیڈریٹ ملا کر پلائیں۔ اس کے علاوہ میڈی یورل یا ٹمپاسول ادویات بھی استعمال میں لائی جاسکتی ہیں۔

### -4 موک

علامات: اسہال، چیپش، بدبو دار فصلہ، جانور کا کنزور ہو جانا۔  
علاج: موک کی صورت میں کیولین پانی میں ملا کر پلادیں بصورت دیگر ٹرانی کارب (کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشیم کاربونیٹ، بسمتھ کاربونیٹ) پانی میں ملا کر استعمال کرائیں۔ علاوه ازیں موک والے جانور کو قفعے و قفعے سے نمکوں بھی

پلاتے رہیں معدے کی اصلاح ہاضمے والی مکچر سے کریں اور اس کے ساتھ سلفاڈیماڈین دل سے پندرہ سی سی فی خوارک اتنے، ہی پانی میں ملا کر پلائیں۔ ٹرائی موڈین کی گوئی بھی دی جاسکتی ہے۔ جراشیم کی موجودگی کے باعث موک کی صورت ٹرائی موڈین وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔ کرمون کی موجودگی کے باعث لگنے والی موک کے لئے نلومر، زینل، بلزنان، سسٹا میکس میں سے کوئی ایک دوائی استعمال کی جاسکتی ہے۔

## 5 نمونیا

علامات: سست، دودھ نہ پینا، ساس کی رفتار تیز، نتھے پھلا کر سانس لینا، جسمانی درجہ حرارت میں اضافہ۔  
 علاج: بکریوں کو سرد یوں میں سرد ہواں اور برسات میں بارش سے بچایا جائے رات کے وقت موسم سرما میں مینموں کو گرم جگہ پر رکھا جائے اور اس موسم میں پیدا ہونے والے بچوں کے جسم پر خشک ٹھٹ یا موٹے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ دیا جائے۔ علاج کے طور پر چھوٹے بچوں کو 1/2 گرام اور بکریوں کو ایک گرام کمبائیٹک کا ٹیکہ 3 سے 4 دن تک لگایا جائے۔

## بکریوں میں متعدد امراض کے خلاف حفاظتی طبیکے لگانے کا شیڈول

مہینے	وقت / تاریخ	نام و یکیں	خوارک نیکہ
جنوری	دوسرہ هفتہ	انشیروٹا کسیمیا (انتریوں کا زہر)	3 ملی لٹر زیر جلد
فروری	پہلا ہفتہ	انٹھر کیس (گول یا یاست)	1/2 ملی لٹر زیر جلد
	دوسرہ هفتہ	فت اینڈ ماؤ تھ (منہ کھر)	2 ملی لٹر زیر جلد
مارچ	تیسرا ہفتہ	گوٹ پاکس (چیک)	1 ملی لٹر زیر جلد
اپریل	پہلا ہفتہ	پی پی آر (کاثا)	1 ملی لٹر زیر جلد
مئی	پہلا ہفتہ	پلور نمونیا	1 ملی لٹر زیر جلد
جوولائی	دوسرہ هفتہ	انشیروٹا کسیمیا	3 ملی لٹر زیر جلد
اگست	آخری ہفتہ	فت اینڈ ماؤ تھ	2 ملی لٹر زیر جلد
ستمبر	آخری ہفتہ	گوٹ پاکس	1 ملی لٹر زیر جلد
اکتوبر	پہلا ہفتہ	پی پی آر (کاثا)	1 ملی لٹر زیر جلد
نومبر	پہلا ہفتہ	پلور نمونیا	1 ملی لٹر زیر جلد
دسمبر	دوسرہ هفتہ	انشیروٹا کسیمیا	3 ملی لٹر زیر جلد

## تجربات و مشاہدات

### چرائی کی اہمیت

مشاہدات بتاتے ہیں کہ چرائی میں چلنے والی بکریاں باڑوں میں رکھ کر پالی جانے والی بکریوں کی نسبت زیادہ فائدہ مندرجہ ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں ادارہ تحقیقات افرائش حیوانات بہادر نگرا و کاڑہ میں کئے گئے ایک تجربہ کے مطابق چرائی پر لپنے والی ٹیڈی بکریوں کے ایک گروپ نے تین ماہ کے دوران اپنے وزن میں اوسط 5.5 کلوگرام فی بکری اضافہ کیا جبکہ کھربیوں میں وہی چارہ فراہم کرنے پر دوسرے گروپ نے اتنے ہی عرصے میں اپنے وزن میں صرف 900 گرام فی بکری اضافہ کیا۔ ٹیڈی بکریاں چرائی کے دوران زیادہ فاصلہ طے کرنا پسند نہیں کرتیں اس لیے انہیں لمبا فاصلہ طے کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

### جنتر بطور چارہ

بکریاں جنتر کی پھلیاں اور پتے پسند کرتی ہیں۔ ادارہ تحقیقات افرائش حیوانات بہادر نگر میں کئے گئے ایک تجربہ میں ٹیڈی بکریوں کو جنتر کھلا کر ان کے جسم کی بڑھوڑتی کا جائزہ لیا گیا۔ اس تجربے کی تکمیل کے لیے ایک ہی وزن کی دس بکریوں اور دس بکروں کو صبح چار گھنٹے اور شام تین گھنٹے کے لیے جنتر کے کھیتوں میں چرائی کے لیے چھوڑا گیا۔ اسی وزن کے دس بکریوں اور دس بکروں کو اتنے ہی وقت کے لیے ایسے کھیتوں میں چرایا گیا جہاں وافر مقدار میں گھاس، درختوں کے پتے اور مکتی کے ڈھ موجود تھے تین میونی میں جنتر کھانے والی بکریوں اور بکروں نے وزن میں اوسط 7.97 کلوگرام جبکہ گھاس، پتے اور مکتی کے ڈھ وغیرہ کھانے والی بکریوں اور بکروں نے اوسط 5.60 کلوگرام فی جانور اضافہ کیا اس سے پتہ چلا کہ جنتر بکریوں کے لئے بہترین ہے یہ کلار اور شورز دہ زمینوں میں تیزی سے نشوونما پاتا ہے۔ اس کی کاشت شورز دہ زمینوں کا بہترین مصرف ہے۔

### چرائی کے دوران حاصل کی گئی خواراک

سال کے کچھ حصوں میں چرائی کے لیے گھاس کم میسر آتی ہے اور مالک کے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ بکریوں نے چرائی سے اپنی ضرورت پوری کی یا نہیں۔ تجربے سے ظاہر ہو چکا ہے کہ بکری چرائی کے دوران دن میں ختنی خواراک کھاتی ہے شام کو اس کا تیسرا حصہ اس کے معدے میں موجود ہوتا ہے یہ جانے کے لیے کہ بکری نے دن میں چرائی کے دوران کتنی خواراک کھائی صحیح چرائی پر بھیجنے سے پہلے چند بکریوں پر نشان لگا کر ان کا وزن کر لیں مثلاً بکری کا صحیح وزن 25 کلوگرام اور شام کو 26 کلوگرام ہو تو اس نے چرائی کے دوران تین کلوگرام خواراک کھائی ایسی صورت میں شام کے وقت باڑوں میں مزید سبز چارہ یا ونڈ افراہم کرنا چاہیے۔

## کامیاب فارمنگ کے لیے سفارشات

- 1 فارم پر موجود جانوروں کا ریکارڈ سائنسی نبیادوں پر رکھا جائے۔
- 2 باڑے موسوم کی شدت اور جنگلی جانوروں سے محفوظ بنائے جائیں۔
- 3 باڑے کے اندر چھتی ہوئی جگہ کم از کم 12 مریع فٹ اور کھلی جگہ 24 مریع فٹ فی بکری رکھی جائے۔
- 4 تجارتی فارم کے آغاز سے قبل ماہرین سے رابطہ کر کے ضروری معلومات حاصل کی جائیں۔
- 5 جانوروں کی خرید سے پہلے ان کی خوارک اور معقول رہائش کا انتظام کیا جائے۔
- 6 نئے خرید کئے گئے جانوروں کو دس یوم تک کسی علیحدہ جگہ پر رکھیں اور یہاں جانور یوڑ میں شامل نہ کریں۔
- 7 نسل کشی کے لیے نسلی اعتبار سے بہترین بکر سردى میں شامل کریں۔
- 8 کیم جوالائی سے پندرہ تا پانچ نسل کشی بند کر دیں تاکہ پچھے سخت سردى میں پیدا ہو کر سردى کا شکار نہ ہوں۔
- 9 نوکروں پر انحصار کم اور ذاتی توجہ زیادہ دیں۔
- 10 باڑے میں نئی کی موجودگی شیر خوار بچوں کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے صبح سوریے باڑے کی صفائی کر کے دروازے پر لگائیں کوڈن کے وقت ہٹا دیں تاکہ ڈھوپ اور ہوا باڑے کو اندر سے شام تک خٹک کر دے۔
- 11 سانڈ بکروں کو مارچ، اپریل اور ستمبر، اکتوبر کے دوران ریوڑ میں چھوڑ دیں۔
- 12 فارم پر بکریوں کا دودھ ایسے استعمال کریں کہ نہ تو کوئی بچھوکار ہے اور نہ ضرورت سے زیادہ دودھ پیئے۔
- 13 شدید گرمی کے موسم میں بکریوں کو صبح سوریے اور شام کوچ آئی کے لیے ٹھیجیں، دوپہر کے وقت انہیں کسی ساید ارجمند پر آرام کرنے دیں۔
- 14 بکریوں کو باڑے میں بندر کھنے کی بجائے چراگا ہوں میں ٹھیجیں۔
- 15 شور زدہ زمینیوں میں بکریوں کے لیے جنترنگا میں جوان کے لیے بہترین خوارک ہے۔
- 16 کھیتوں کی منڈریوں پر ایسے درخت لگائیں جو فضلوں کے لیے نقصان دہ نہ ہوں اور ان کے پتے بکریوں کے لیے خوارک کا کام دیں۔
- 17 شدید سردى کے موسم میں رات کے وقت بکریوں کو سردى سے بچائیں اور چکیں یا بوریوں سے ڈھانپ دیں۔
- 18 پینے کے لیے تازہ اور صاف سترہ اور فراپانی مہیا کریں۔
- 19 باڑوں میں عام آدمی کا داخلہ بند کر دیں۔
- 20 متعدد یہاں پر بھینے سے حفاظت کے لیے جانوروں کو حفاظتی طیکے لگاؤ میں۔
- 21 کمزور بکریوں کی میکنیں لیبارڈی میں ٹھیٹ کرو اکرم کش ادویات پلاسٹک میں۔
- 22 چرائی پر بھینے سے پہلے انہیں تھوڑا اساؤنڈ ایتوڑی ضرور کھلا کر ٹھیجیں۔